الشریعہ اکادمی کے زیر اہتمام علمی وفکری نشستیں

o ورلڈ اسلامک فورم کے راہ نما اور آسٹریلیا میں گولڈ کوسٹ اسلامک سنٹر کے خطیب مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی نے کہا ہے کہ مغرب کے ساتھ تہذیبی جنگ اور فکری کشمکش میں مسلمانوں کے جو تعلیمی اور فکری ادارے کام کر رہے ہیں، ان کی محنت رایگاں نہیں جائے گی اور بالآخر وہ اپنے مشن میں کامیابی حاصل کریں گے۔ وہ گزشتہ شام الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ میں ایک نشست سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ مغرب کے دانش ور اور حکمران اس بات کو خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نظریاتی، فکری اور تہذیبی جنگ میں مصروف ہیں، مگر ہمارے بہت سے مسلمان حکمران اور دانش ور ابھی تک اس پر دہشت گردی کے خلاف جنگ کے عنوان کا پردہ ڈال کر خود کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس تہذیبی اور نظریاتی جنگ میں مسلمان حکومتوں کا کردار افسوس ناک حد تک منفی ہے اور وہ مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کے بجائے مغربی ثقافت وفلسفہ کی راہ ہموار کرنے میں مصروف ہیں، مگر دنیا میں الشریعہ اکادمی جیسے علمی وفکری ادارے سینکڑوں کی تعداد میں اپنے اپنے دائرہ میں مصروف کار ہیں اور ان کی محنت اور جدوجہد کی وجہ سے ہی آج دنیا کے ہر خطہ کے مسلم معاشرہ میں دینی بیداری اور اسلامی تشخص کے تحفظ کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس قسم کے ادارے ہمارا قیمتی اثاثہ ہے اور ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ان کو سپورٹ کریں۔

الشریعہ اکادمی کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مولانا طارق گیلانی کا تعلق سلانوالی کے ایک علمی خاندان سے ہے اور ان کے والد محترم مولانا سید فضل الرحمٰن احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ مولانا طارق گیلانی ورلڈ اسلامک فورم کے بانی ارکان میں سے ہیں جو ایک عرصہ تک لندن میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور اب آسٹریلیا میں مسلمانوں کی راہ نمائی کر رہے ہیں۔

o ۲ نومبر ۲۰۰۷ کو الشریعہ اکادمی میں نئے تعلیمی سال کے افتتاح کے موقع پر ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے امیر مولانا قاضی حمید اللہ خان نے شرکت کی۔ قاضی حمید اللہ خان نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور علم حاصل کرنے اور اس کی خدمت کرنے والوں کی راہ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے پر بچھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات ان کے لیے دعا کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ علم انسان کیلیے راہنمائی کا ذریعہ اور اس کی زینت ووقار کا باعث ہے اور معاشرہ میں علمی اداروں کا وجود اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس سے قوم کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ علمی اداروں سے بھرپور استفادہ کریں اور ان کے

ساتھ تعاون کریں۔

الشریعہ اکادمی کے ڈائریکٹر مولانا زاہد الراشدی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال اکیڈمی میں خواتین وحضرات کے لیے عربی گریمر کے ساتھ ترجمہ قرآن کریم کی الگ الگ کلاسوں کے علاوہ درس نظامی کے کورسز کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور فہم دین کورس کی کلاسیں بھی اس کے ساتھ ساتھ جاری رہیں گی۔ انھوں نے بتایا کہ اکادمی میں حسب سابق اس سال بھی ہفتہ وار اور ماہوار علمی وفکری نشستوں کا اہتمام کیا جائے گا جن میں ملک کے نامور اصحاب علم ودانش شریک ہوں گے۔

الشریعہ اکادمی کے رفیق مولانا حافظ محمد یوسف نے اپنی گفتگو میں کہا کہ ہمارا بنیادی مقصد معاشرہ میں دینی تعلیمات کا فروغ اور مسلمانوں کے عقائد واقدار کا تحفظ ہے اور اس غرض کے لیے ہماری کوششیں ان شاء اللہ جاری رہیں گی۔

○ ۱۵؍نومبر ۲۰۰۷ کو الشریعہ اکادمی میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس کے ساتھ ایک فکری نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں اکادمی کے ناظم پروفیسر محمد اکرم ورک، پروفیسر میاں انعام الرحمٰن، پروفیسر ریاض محمود، پروفیسر محمد شریف چودھری، معروف صحافی جناب فاروق عالم انصاری اور دیگر اصحاب دانش نے شرکت کی۔ ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس نے، جو حال ہی میں اسکاٹ لینڈ سے پوسٹ ڈاکٹرل ریسرچ کی تکمیل کے بعد واپس آئے ہیں، اسکاٹ لینڈ اور پاکستان کے تعلیمی نظاموں کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اسکاٹ لینڈ میں تعلیمی نظام کی بہتری کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں اساتذہ کا رویہ طلبہ کے ساتھ شفقت ومحبت اور محنت کا ہے اور تدریسی اوقات کا زیادہ تر دورانیہ سوال وجواب اور تنقید وتبصرہ پر صرف کیا جاتا ہے اور اساتذہ کا ہدف طلبہ میں علمی کمی کو دور کرنا اور ان کے تصورات میں نکھار پیدا کرنا ہوتا ہے۔

مغربی بنگال کے دینی مدارس اور غیر مسلم طلبہ

کلکتہ۔ حالیہ سالوں میں بھارت میں مذہبی مدارس کو عام طور پر شک وشبہے کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ طلبہ کو فرسودہ مذہبی تعلیم دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان مذہبی اداروں میں دہشت گردی کے نظریہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ تاہم ان تمام الزامات کے باوجود مغربی بنگال کے مدارس نہ صرف ترقی کر رہے ہیں بلکہ ان میں تعلیم پانے والے ہندو طلبہ اور طالبات کی تعداد بھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔

عالیہ مدارس (جو ہائی اسکول کے مساوی ہیں) کے ایک حالیہ سروے کے مطابق ان میں ہر چوتھا طالب علم غیر مسلم ہے۔ مجموعی طور پر تقریباً طلبہ کی کل تعداد کا بیس فی صد حصہ غیر مسلموں کا ہے۔ ۲۰۰۷ میں ختم ہونے والے تعلیمی سال میں عالیہ مدارس کے امتحانات میں غیر مسلم طلبہ کا تناسب ۲۸ فی صد تھا۔ ضلع نارتا ناجاپور کے قصبہ موہاسو کے عالیہ مدرسہ میں مسلمان طلبہ اقلیت میں ہیں کیونکہ اس مدرسے کے تقریباً ساٹھ فی صد طلبہ غیر مسلم ہیں۔

بورڈ کے امتحانات میں مدارس کے طلبہ کی اچھی کارکردگی اور طب، انجینئرنگ اور ایم بی اے کے داخلہ امتحانات میں ان طلبہ کی کامیابی بھی مدارس کے بارے میں غیر مسلم طلبہ کے بدلتے ہوئے خیالات کا ایک سبب بنی ہے کیونکہ ان مدارس

میں اسلامی علوم اور عربی کی بنیادی تعلیم کے علاوہ تمام جدید مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ امتحانات مغربی بنگال مدرسہ بورڈ کے تحت دلوائے جاتے ہیں اور ان مدارس میں دی جانے والی سندیں منظور شدہ ہیں اور مغربی بنگال کے ثانوی بورڈ کی سندوں کے مساوی تسلیم کی جاتی ہیں۔

مغربی بنگال کے وزیر مملکت برائے مدرسہ تعلیم عبدالستار کا کہنا ہے کہ ہمارے طلبہ اپنے آپ کو ہر میدان میں کسی بھی مین اسٹریم اسکول کے طلبہ کے برابر ثابت کر رہے ہیں۔ وہ ہر سال نئی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ عبدالستار نے مزید کہا کہ مدارس کا جدید نصاب بڑی تعداد میں غیر مسلم طلبہ کو ان اداروں میں کھینچ کر لانے کا سبب ہے اور برہمن، پس ماندہ طبقات اور دلیت اور مسیحی اور قبائلی طلبہ ان مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں تعلیم بالکل مفت ہے۔ مزید برآں دلیت اور قبائلی طلبہ کو مالی امداد بھی فراہم کی جاتی ہے۔

مدارس کے ہندو طلبہ کو مسلم طلبہ کے ساتھ قریبی ربط کی وجہ سے مسلمانوں اور اسلام کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے جس سے دونوں کمیونٹیوں کے مابین خلیج کو پاٹنے میں بہت مدد ملی ہے۔ عزیزہ مدرسہ عالیہ کے سناندا کھویا کا کہنا ہے کہ اس کے ذہن میں اسلام کی سابقہ تصویر یہ تھی کہ یہ ایک جنونی اور شدت پسند مذہب ہے، لیکن اس مدرسے میں آنے کے بعد اسے معلوم ہوا ہے کہ اسلام کا شدت پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں اور اسلامی تعلیمات میں تعصب اور نفرت کی کوئی جگہ نہیں۔ اسی طرح سنجے موہاپترا، جس نے امتیازی حیثیت سے عالیہ مدرسہ کا امتحان پاس کیا ہے، کا کہنا ہے کہ ”میری برادری کے کچھ لوگ مجھ پر سخت تنقید اور لعن طعن کرتے رہتے تھے لیکن اس امتحان میں میری کامیابی کے بعد مدارس کے بارے میں ان کے خیالات میں تبدیلی آ گئی ہے۔“ ہندو طالبات جیسے موہانا مکھرجی، بینا کشی منڈل، شیاملی وغیرہ کہتی ہیں کہ انھیں ان مدارس میں کبھی کسی قسم کے تعصب یا امتیازی رویے کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ مکھرجی کا کہنا ہے کہ مدرسے اور کلاس میں اس کی برادری سے تعلق رکھنے والے تمام ساتھیوں کے خیالات میں مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں بہت مثبت تبدیلی آئی ہے اور انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ قریبی رابطے میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ملی گزٹ دہلی، ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۲۰۰۷)

الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام

دینی مدارس کے منتہی طلبہ کے لیے

”حجۃ اللہ البالغہ“ کی کلاس

کا آغاز ہو چکا ہے۔

مولانا زاہد الراشدی

ہفتہ میں تین دن (پیر، منگل، بدھ) نماز عصر کے متصل بعد امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی فکر انگیز تصنیف ”حجۃ اللہ البالغہ“ کے منتخب ابواب پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ